بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر
یوم چہارشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۲ شہادت ۱۳۴۶ہش — یکم محرم ۱۳۸۷ھ — ۱۲ اپریل ۱۹۶۷ء	نمبر ۷۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی پیدائش کی اصل غرض عبادتِ الٰہی ہے

تمہارے ہر کام میں خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی خدا تعالےٰ کی رضا مقصود ہونی چاہیئے

"تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالےٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ مَیں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔ اسلام تو انسان کو چُست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے مَیں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدّ و جہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردّد نہ کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالےٰ کی رضا مقصود ہو. اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدّم نہ کرو۔

پس اگر انسان کی زندگی کا یہ مدّعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعّم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خورد و نوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالےٰ کے لئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے تو یہ یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلب ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے قوےٰ کو بے کار کر لے گا۔ یہ صاف بات ہے کہ جس مطلب کے لئے کوئی چیز ہم لیتے ہیں اگر وہ وہی کام نہ دے تو اسے بیکار قرار دیتے ہیں۔ مثلاً ایک لکڑی کرسی یا میز بنانے کے واسطے لیں اور وہ اس کام کے ناقابل ثابت ہو تو ہم اسے ایندھن ہی بنا لیں گے۔ اسی طرح پر انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادتِ الٰہی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی فطرت کو خارجی اسباب اور بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بیکار کر لیتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴)

اخبار احمدیہ

[redacted]

ـــ ربوہ ۱۱ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ـــ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ ایاز اور ان کے خاوند مکرم افتخار احمد صاحب ایاز انسپکٹر آف سکولز تنزانیہ اپنے تینوں بچوں سمیت مشرقی افریقہ کے لئے ۱۲ اپریل ۱۹۶۷ء کو جناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں خیر و عافیت سے منزلِ مقصود تک پہنچائے اور ان کا ہمیشہ حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ـــ مکرم حکیم نور علی خان صاحب (۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور) کافی دنوں سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اس پر مزید یہ کہ پچھلے دنوں انہیں اچانک اپنے مکان کی سیڑھیوں سے گرنے کے باعث شدید چوٹیں آئیں۔ گھٹنے پر علی الخصوص بہت زیادہ چوٹ آئی ہے۔ جس کی وجہ سے چل پھر بالکل نہیں سکتے۔ احباب جماعت توجہ اور الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

نظارت علیا کی طرف سے ضروری اعلان

قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کا وہ حصہ جس کا تعلق جماعتوں سے ہے چھپ چکا ہے۔ جن جن جماعتوں نے تا حال قواعد کی یہ کتاب حاصل نہ کی ہو۔ نظارت علیا سے ایک روپیہ پچیس پیسے میں حاصل فرمائیں۔ اس کتاب کا ہر جماعت میں ہونا نہایت ضروری ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

چندہ وقف جدید

بعض جماعتوں کی طرف سے سال رواں کے وعدے اب تک موصول نہیں ہوئے۔ امراء کرام و صدر صاحبان اس کام کی طرف خاص توجہ دیں اور جس قدر جلد ممکن ہو وعدے بھجوا دیں۔

بچوں کی فہرست ہائے وعدہ جات الگ بنائیں۔ بچوں کا حساب بالکل الگ رکھا گیا ہے۔ اور وصولی بھی الگ رجسٹر میں درج کی جاتی ہے۔ تفصیل میں اگر کوئی بقایا شامل ہو تو وضاحت کے ساتھ لکھی جائے کہ یہ کس سال کا بقایا ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۷ء

حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ پیدائش

امریکہ کے رسالہ "مسلم ورلڈ" میں جو عیسائی پادری شائع کرتے ہیں ایک مقالہ "مسلم مسیحی مفاہمت" کے موضوع پر پروفیسر منٹگمری واٹ کے قلم سے شائع ہوا۔ جس میں فاضل مضمون نگار نے مسیحی علماء کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

"اب مسلمانوں سے مناظرہ مسیح کی بن باپ کی پیدائش پر نہ کیجئے۔ اس کی نفس واقعیت کو تو مسلمان بھی آپ ہی کی طرح تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اس سے مسلمانوں کا کہنا ہے کہ مسیح کی الوہیت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے۔ اللہ اپنی قدرت کے عجائب دکھاتا ہی رہتا ہے۔ اسی طرح اس نے یہ عجوبہ بھی دکھا دیا۔ اس سے بچہ کی الوہیت کیسے نکل آئی — تو مسیحی فاضلوں کے سوچنے کا اب اصل سوال یہ ہے۔"

(بحوالہ صدق جدید لکھنؤ ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ اوّل)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیقات یہی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بن باپ کے اللہ تعالیٰ کی حکمت سے معجزانہ طور پر پیدا ہوئے تھے۔ بعض لوگوں نے اس کو غیر فطری سمجھ کر اس سے انکار کر دیا ہے۔ اور کوشش کی ہے کہ ثابت کیا جاوے کہ آپ یوسف نجار جو حضرت مریم صدیقہ کے شوہر تھے کے بیٹے تھے۔ لیکن قرآن کریم سے یہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی پیدائش غیر معمولی ہوئی تھی اور آپ واقعی اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے بعض مسلمان اہل علم حضرات مثلاً سر سید مرحوم نے بھی بن باپ کی پیدائش سے انکار کیا ہے۔ اور ان آیات کی من مانی تفسیر کی ہے۔ جن میں آپ کی پیدائش کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے غیر معمولی پیدائش کے لئے ایک نہایت واضح دلیل بھی دی ہے اور فرمایا ہے۔

انّ مثل عیسٰی عند اللہ کمثل ادم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون

(یاد رکھو) عیسیٰ کا حال اللہ تعالیٰ کے نزدیک یقیناً آدم کے حال کی طرح ہے۔ اسے (یعنی آدمؑ کو) اس نے خشک مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اس کے متعلق کہا کہ تو وجود میں آجا تو وہ وجود میں آنے لگا۔

یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ناممکن نہیں ہے۔ آپ تو بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ آدم کو تو اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں اور بغیر باپ کے پیدا کیا ہے۔ پھر اگر اس نے ابن مریم علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور اس میں کیا حرج ہے۔ اور اس سے یہ کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ آپ ابن اللہ تھے درحقیقت قرآن کریم نے یہاں ان عیسائیوں کو جواب دیا ہے۔ جو آپ کی بغیر باپ کے پیدائش سے آپ کے ابن اللہ ہونے پر استدلال کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہیں۔ اور آپ کو الوہیت کا حامل قرار دیتے۔ جس کی بناء پر عیسائیت میں مسئلہ تثلیث کو قائم کیا گیا ہے۔

ظاہر ہے کہ پروفیسر واٹ کے نزدیک قرآن کریم کی حضرت عیسیٰ ابن مریم کی بن باپ کی پیدائش کے لئے یہ وضاحت اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ بن باپ کی پیدائش آپ کے ابن اللہ ہونے پر اور آپ کی الوہیت پر کوئی دلیل نہیں کافی ہے یعنی کسی کے بن باپ پیدا ہونے سے اس کا ابن ہونا اور اس کی الوہیت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ تو محض اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات میں سے ہے۔

اس زمانے میں تو یہ بات اور بھی واضح ہو گئی ہے۔ کیونکہ خود عیسائی ممالک میں ہی ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں کہ بعض عورتیں بغیر مرد کے حاملہ پائی گئیں۔ اس طرح عیسائیت کے ایک عالم نے تسلیم کر لیا ہے کہ مسلمان اگر ابن مریم کی بن باپ کی پیدائش مانتے ہیں تو اب ان کے سامنے آپ کی پیدائش کو آپ کے ابن اللہ ہونے اور الوہیت کا حامل ہونے کی دلیل پیش کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

اس سے ان مغربی تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بھی سبق سیکھنا چاہیئے جو قرآن کریم کی تصریحات کے باوجود ابن مریم علیہ السلام کی بن باپ کی پیدائش سے مادی فلسفہ سے مرعوب ہو کر انکار کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی آیات کی غیر ضروری تاویلات کرنا چاہتے ہیں۔ سبق اس میں یہ ہے کہ بن باپ کی پیدائش کی جو وضاحت قرآن کریم نے پیش کی ہے۔ اس کو اب عیسائی علماء نے بھی معقول مان لیا ہے۔ اس لئے ہمیں غیر ضروری تاویل کرنے کی ضرورت نہیں۔

رونقِ بازارِ اسلامی ز بازارِ من است

از مکرم عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔اے راولپنڈی

گفتمش اے دردِ تو درجان، بیمارِ من است
گفت اکنوں دیدِ من پنہاں بگفتارِ من است

بے مراناریک تو از چشم آہو ایں جہاں
ایں جہاں روشن ز نورِ مہرِ انوارِ من است

مثلِ جنسِ کاسد اندر جہاں ادیانِ غیر
رونقِ بازارِ اسلامی ز بازارِ من است

گفتمش دہ چشمِ بینا ایں جہانِ کور را
ایں بصیرت، گفت، در آثارِ انوارِ من است

انتہائے عقل باشد ابتدائے عشق دوست
آنکہ او دیوانۂ عشق است ہشیارِ من است

گفتمش اہلِ جہاں خواہند اقبالِ جہاں
گفت ایں اقبال در اظلال و آثارِ من است

من چو پرسیدم طریقِ دعوت و تبلیغ گفت
ایں طریقِ کار در تبشیر و انذارِ من است

گفتمش تیرہ دلاں در بندِ انکارِ تو اند
گفت درماں در دعاہائے شبِ تارِ من است

سنگِ خارا اندر ایشاں منم خس را گداز
سنگ و آہن را شمع ساختن کارِ من است

مثلِ طالوتم کنم جالوت مشرب را شکار
آلِ داؤدم مؤثر تر سخن گفتارِ من است

سوئے خود طائرِ صفت را من بخوانم چوں خلیل
بہرِ من نارے کہ افروزند گلزارِ من است

اہرمن را سوختن باپاکیٔ فطرت ساختن
نیشِ دشمن را شمردن نوش کردارِ من است

گفتمش اندک نشانے دہ ز محبوب خودت
گفت ہر انصارِ دینِ مصطفےٰ یارِ من است

ہر نزولِ عالی چو وقت آمد خوش اقبالی شود
ہر مریدے حصہ دارِ بختِ بیدارِ من است

چوں بپرسیدم از و از نسبتِ خاکی بگفت
او یکے از حلقۂ خدّامِ دربارِ من است

غانا مغربی افریقہ میں تبلیغِ اسلام اور اس کے خوشکن نتائج

- ۳۸۰ افراد کا قبولِ حق — تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی دورے — ۵ نئے سکولوں کا اجراء
- فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے ۱۷۳۶۴ روپے کے وعدے — مشنری ٹریننگ کالج کا قیام
- دو نئی مساجد کی تعمیر — مجلسِ شوریٰ میں ۳۱۸۹۷۸ روپے کے بجٹ کی منظوری۔

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد)

ہمارے بیرونی مشنوں میں سے غانا مشن کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ پاکستان کے بعد سب سے بڑی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہیں پائی جاتی ہے جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے روزافزوں ترقی ہو رہی ہے۔ مرکزی مبلغین کی کمی کی وجہ سے بعض حلقے خالی پڑے ہیں لیکن وہاں ہمارے لوکل مبلغین نہایت اخلاص اور محنت سے فریضۂ تبلیغ بجا لا رہے ہیں اور ان کی جدوجہد کے نتائج بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رنگ میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔

اس وقت سالٹ پانڈ کے علاوہ جہاں مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج و امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا کا قیام ہے صرف دو ریجنوں میں مرکزی مبلغین کام کر رہے ہیں یعنی اشانٹی میں مکرم مولوی داؤد احمد صاحب انور جو کچھ عرصہ شمالی ریجن میں بھی گزارتے ہیں تا کہ وہاں کی جماعتوں اور سکولوں کی نگرانی بھی ہوتی رہے اور برونگ اہافو میں مکرم مولوی عبد الوہاب بن آدم صاحب۔ ہر دو مبلغین خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت مستعدی اور اخلاص سے اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جملہ مبلغین کے ذریعہ جو اشاعتِ اسلام کا کام ہوا اس کی مختصر سالانہ رپورٹ ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

تبلیغی جلسے

کم و بیش تمام ریجنوں اور سرکٹوں میں ہفتہ وار تبلیغی جلسوں کا انتظام ہے جو کھلے میدانوں میں منعقد کئے جاتے ہیں ان میں احبابِ جماعت کے علاوہ مرکزی اور لوکل مبلغین بھی تقاریر کرتے ہیں۔ تقاریر کے بعد اکثر سلسلۂ سوال و جواب جاری ہو جاتا ہے جو بہت ہی دلچسپ ہوتا ہے۔ عیسائی اکثر اس بحث میں حصہ لیتے ہیں اس طرح خاصی تعداد تک پیغامِ حق پہنچانے کا موقع مل جاتا ہے۔

سالٹ پانڈ میں ہر جمعہ کی شام کو یہ اجلاس ایک چوک میں منعقد ہوتا ہے۔ کماسی اور ٹمالے میں مکرم سید داؤد احمد صاحب انور باقاعدہ ہفتہ وار اجلاسوں میں شریک ہوتے رہے اور مختلف موضوعات پر تقاریر کیں ایک اجلاس میں ایک عیسائی پادری سے "الوہیتِ مسیح اور روحِ حق" کی تعیین پر آپ کا ایک مباحثہ ہوا جو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا بالآخر وہ لاجواب ہو کر دوبارہ تیاری کر کے آنے کا وعدہ کر کے چلا گیا مگر پھر اسے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

مکرم مولوی عبد الوہاب بن آدم صاحب نے ایک عیسائی پادری کے ساتھ تثلیث، اختلافاتِ بائیبل اور کفارہ وغیرہ مسائل پر بحث کی۔ یہ پادری گھانا یونیورسٹی میں پادری بننے کے لئے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے اس بحث سے قبل اس سے خط و کتابت بھی کی تھی اور کچھ کتبِ سلسلہ مطالعہ کے لئے بھی ارسال کی تھیں۔ بحث بہت دلچسپ رہی اور اسے ماننا پڑا کہ چونکہ بائیبل مختلف شخصیتوں کی تحریرات کا مجموعہ ہے لہذا اس میں متناقض اقوال بھی پائے جاتے ہیں اسی طرح وہ یہ بھی ماننے پر مجبور ہوا کہ تثلیث کا عقیدہ عقل اور نقل کے خلاف ہے اور اسے ثابت کرنا مشکل ہے۔ ایک اور پادری سے الوہیتِ مسیح کے موضوع پر بحث ہوئی۔ اس کے علاوہ پانچ اور مقامات پر ہفتہ وار اجلاس باقاعدگی سے ہوتے رہے۔

مبلغین نے مختلف گاؤں اور شہروں میں بھی تبلیغی اجلاس منعقد کئے چنانچہ سالٹ پانڈ کے گرد و نواح میں ایک اجلاس چیفو پراسو میں منعقد ہوا جو سالٹ پانڈ سے قریباً ستر میل دور ہے مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مشن غانا خود وہاں تشریف لے گئے۔ جلسہ میں چیف اور اس کے اکابرین کے علاوہ ایک خاصی تعداد میں عیسائی مرد و زن حاضر تھے۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر تعلیم یافتہ طبقہ میں خاصی پسند کی گئی۔ بعد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

دوسرا اجلاس اڈوکرم میں منعقد ہوا۔ اس میں بھی مکرم امیر صاحب نے فضائلِ اسلام پر تقریر کی۔

تیسرا تبلیغی جلسہ بسیاسو میں ہوا جو سالٹ پانڈ سے قریباً چالیس میل دور ہے۔ اس گاؤں کے چیف گو مسلمان ہیں مگر آبادی تقریباً ساری کی ساری عیسائی ہے گاؤں کے وسط میں جلسہ منعقد ہوا جس میں حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے خاصی تھی۔ بعد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب نے اپنی ریجن کے مختلف شہروں اور گاؤں میں پبلک تقاریر کیں۔

تبلیغی اور تربیتی دورہ جات

جملہ مبلغین اپنے اپنے ریجنوں اور سرکٹوں میں جماعت کی تربیت کرنے۔ ان کو ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے اور غیر از جماعت احباب تک پیغامِ حق پہنچانے کے لئے مختلف اوقات میں دورے کرتے رہے۔

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا نے عرصہ زیرِ رپورٹ میں متعدد بار اکرہ۔ کماسی جماعتی کاموں کے لئے تشریف لے گئے نیز آپ نے سانڈو، منکسم۔ اکوٹی۔ ٹن ٹم۔ ابرا۔ اور اڈوکرم کی جماعتوں کا بھی دورہ کیا اور احبابِ جماعت کو تربیتی اور اصلاحی امور کی طرف توجہ دلائی۔

مکرم سید داؤد احمد صاحب انور جو ٹمالے اور اشانٹی دونوں ریجنوں کے انچارج ہیں انہیں قریباً ہر ماہ کماسی سے ٹمالے جانا پڑتا تا کہ وہاں کی جماعتوں کی تربیت اور سکولز کا انتظام مناسب رنگ میں جاری رہ سکے۔ آپ نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔ الجاسی۔ ہمپانگ۔ ہنڈی۔ بمبیلا۔ ٹولن۔ دوریہ گو۔ وڈگو۔ نوشیگو۔ نورنگو۔ باگا۔ بورگا ٹانزگا۔ اسوکوری وغیرہ جماعتوں کی تربیت کے علاوہ آپ رات کے وقت تقاریر کرتے اور انفرادی رنگ میں بھی مل کر تبلیغ کرتے رہے۔ بعض تنظیمی اور جماعتی امور کے لئے سالٹ پانڈ اور اکرہ کا بھی سفر اختیار کرنا پڑا۔

مکرم مولوی عبد الوہاب بن آدم صاحب نے اپنے ریجن کے تمام سرکٹوں کی جماعتوں کا متعدد بار دورہ کیا وہاں سرکٹ میٹنگز منعقد کیں لوکل مبلغین کو ہدایات دیں اور احبابِ جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی نیز پبلک تقاریر کے ذریعہ غیر از جماعت احباب تک پیغامِ حق پہنچاتے رہے۔ اسی طرح مکرم امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق سالٹ پانڈ۔ اکرہ۔ کماسی اور پانڈ وغیرہ کا سفر بھی آپ نے اختیار کیا۔

مکرم مولوی عبد الحق صاحب ایم۔ اے پروفیسر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے سکول کی رخصتوں کے ایام میں وا۔ ڈومو۔ ہال اور اکرہ وغیرہ جماعتوں کا تربیتی دورہ کیا۔

تعلیم و تربیت

تمام حلقہ جات میں مبلغین کے ذریعہ سلسلہ درس و تدریس جاری ہے اور قرآن کریم۔ احادیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا ہے اور بچوں کو یسرنا القرآن اور نماز وغیرہ کے اسباق دئے جاتے ہیں۔

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں باقاعدگی سے ہر جگہ نماز تراویح کا انتظام کیا گیا اور اس کے بعد مختلف دینی امور کے بارہ میں وعظ و نصیحت جاری رہی تا کہ احبابِ جماعت اس مقدس مہینہ کے فضائل سے کماحقہٗ فائدہ اٹھا سکیں۔

عیدین کی تقریبات

ہر ریجن اور ہر سرکٹ میں مرکزی اور لوکل مبلغین نے عید الفطر اور عید الاضحیہ کی تقریبات کو پورے اہتمام کے ساتھ منایا۔

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے عید الفطر کی نماز اکوتسی میں پڑھائی۔ یہاں گرد و نواح سے پانچ صد کی تعداد میں احبابِ جماعت نے شرکت کی۔ اور عید الاضحیہ کی نماز اکرا میں پڑھائی۔

خاکسار نے عید الاضحیہ سکنڈی میں پڑھائی یہاں ارد گرد سے قریباً دو صد کی تعداد میں احمدی احباب جمع تھے انہیں اس عید کی غرض و غایت اور اہمیت سے آگاہ کیا۔

کماسی میں عید الاضحیہ کے موقع پر مکرم مولوی داؤد احمد صاحب انور نے پڑھائی۔ علاوہ اپنی جماعت کے احباب کے تین دوست بیرون غانا سے بھی شریک ہوئے یعنی گیمبیا، تنزانیہ اور لیبیا سے جو اپنی حکومتوں کی طرف سے وہاں وظیفہ پر کسی کورس کے لئے

آئے ہوئے تھے۔ گیمبیا اور تنزانیہ کے دوست تو احمدی تھے مگر لیبیا کے دوست احمدی نہیں تھے وہ جماعت کی تنظیم اور اسلامی خدمات سے بہت متاثر ہوئے اور عید کے بعد مشن ہاؤس میں بھی مکرم مولوی صاحب موصوف سے ملنے آئے۔

ٹیچیمن میں مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے عید الاضحیہ کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "خطبہ الہامیہ" سے اقتباسات پڑھ کر ان کا لوکل زبان میں ترجمہ احباب کو سنایا جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قربانی کی حقیقت اور اس کے فوائد کو مؤثر طریق پر بیان فرمایا ہے۔

جلسہ یوم خلافت

۲۷ مئی کو یومِ خلافت منایا گیا اور اخبار گائیڈنس میں اعلان کیا گیا کہ سب جماعتیں اپنے اپنے ہاں اس دن جلسوں کا انعقاد کریں اور خلافت کی اہمیت اور ضرورت احبابِ جماعت پر واضح کریں۔ چنانچہ سالٹ پانڈ میں ایک جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلّغ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں الحاج حمزہ اکونو نے ضرورتِ خلافت اور خاکسار نے "جماعتِ احمدیہ میں خلافت" کے موضوع پر تقاریر کیں اور بعد میں مکرم امیر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اس بابرکت نظام پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو خلافت سے کامل وابستگی اور خلیفہ وقت کے ہر حکم اور ارشاد کی اطاعت اور فرمانبرداری کی طرف توجہ دلائی اور دوستوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے خط و کتابت اور دعا کے لئے متواتر لکھتے رہنے کی تلقین کی۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۲۰ جولائی کو جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ منعقد کئے گئے اس کے لئے پہلے سے اخبار گائیڈنس میں اعلان کیا گیا۔ چنانچہ اکثر جماعتوں نے اپنے ہاں ایسے جلسوں کا اہتمام کیا اور رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو احباب پر اجاگر کیا۔

سالٹ پانڈ میں یہ جلسہ زیرِ صدارت مکرم امیر صاحب مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم احمدیہ سکول میں منعقد ہوا۔ احباب جماعت مسجد احمدیہ میں پہلے اکٹھے ہوئے اور پھر وہاں سے درود شریف پڑھتے ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی اشعار تلاوت کرتے ہوئے ایک جلوس کی صورت میں سکول گئے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مشنری ٹریننگ کالج کے ایک طالب علم نے کی۔ پھر اسی کالج کے طلباء نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصیدہ

"یا عین فیض اللہ والعرفان"

کے اشعار پڑھے بعد ازاں الحاج حمزہ اکونو ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول سالٹ پانڈ نے تقریر کی پھر خاکسار نے "سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سلوک اپنے دشمنوں کے ساتھ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مشنری ٹریننگ کالج کے طلباء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے قصیدہ

"یا قلبی اذکر احمد"

سے کچھ اشعار پڑھے۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی پر مختصر طور پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہمارے لئے ایک کامل اسوہ حسنہ ہے اس لئے ہمیں ہمیشہ اس اسوہ حسنہ کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہیئے اور اپنے اعمال اور اقوال سے اپنے آپ کو سچے خادمِ رسول ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

برونگ اہافو ریجن میں بھی تقریباً تمام سرکٹوں میں ایسے جلسے منعقد ہوئے اور رسولِ پاک کی مقدس سیرۃ پر روشنی ڈالی گئی۔ سنیانی جو ریجن کا دار الخلافہ ہے وہاں بھی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور حاضرین پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے فضائل واضح کئے گئے۔

تقریبات اور ملاقاتیں

محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا و جنرل مینیجر احمدیہ سکولز کو جماعتی اور تنظیمی امور کے سلسلہ میں مختلف اوقات میں بعض اہم سرکاری شخصیتوں سے ملاقات کی توفیق ملی اور مناسب رنگ میں انہیں احمدیت اور اسلام کی تعلیم سے بھی آگاہ کیا۔ اسی طرح بعض سرکاری اور غیر سرکاری تقریبات میں بھی شمولیت اختیار کر کے اہم شخصیتوں سے تعارف پیدا کیا جن میں سے خاص طور پر قابلِ ذکر یہ ہیں:۔

وزیر صنعت۔ وزیر معدنیات، وزیر مکانات۔ وزیر مالیات۔ ریجنل کمشنر۔ ڈسٹرکٹ کمشنر۔ سکولز کے بارہ میں ریجنل ایجوکیشن آفیسر۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کیپ کوسٹ والیسی کوما۔ نیز پاکستانی ہائی کمشنر صاحب سے بھی متعدد بار ملاقات کی۔

یوم پاکستان کی تقریب میں جملہ مبلّغین مدعو تھے۔ چنانچہ اس میں شمولیت کے لئے محترم امیر صاحب، مکرم سید داؤد احمد صاحب انور اور خاکسار اکرہ گئے اور وہاں پاکستانی احباب سے ملاقات اور تعارف پیدا کیا۔

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے ہیرا مؤنٹ چیف ٹیچیمن۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، گھانا نیوز ایجنسی کے ریجنل انچارج۔ وزارت زراعت کے ریجنل انچارج۔ S.D.A. کے مشن کے پریذیڈنٹ۔ ایڈمنسٹریٹو آفیسر ریجنل ایجوکیشن آفیسر نیز سیکنڈری سکول کے پرنسپل اور اساتذہ سے ملاقاتیں کیں اور ان کے ساتھ گفتگو میں مختلف قسم کے دینی اور مذہبی مسائل پر تبادلہ خیالات بھی کیا۔ اسلام کے متعلق انہیں معلومات بہم پہنچائیں۔

طلباء میں تقاریر

مبلّغین کرام نے مختلف سیکنڈری سکولز اور ٹریننگ کالج میں لیکچروں کے ذریعہ طلباء اور اساتذہ تک بھی پیغامِ حق پہنچانے کی سعی کی۔ چنانچہ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور باقاعدہ شمالی ریجن کے سیکنڈری سکولز میں اتوار کے روز مسلم طلباء کو اسلامی اور دینی مسائل سکھانے کے لئے تشریف لے جاتے رہے اور اسلام کے مختلف مسائل پر تقاریر کرتے رہے۔ نیز آپ نے ٹیچر ٹریننگ کالج ٹومو میں "اسلام کیا ہے" کے موضوع پر تقریر کی اور ٹمالی میں St. Victor (Catholic) Saminary میں Ahmadiyya Movement in Islam کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کا خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا کیونکہ نہ صرف یہ کہ تقریر کے بعد اساتذہ و طلباء نے سوالات کئے بلکہ بعد میں بھی ایک طالب علم اسلام کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مولوی صاحب کے پاس آئے۔ اسی طرح ایک پادری نے بھی تقریر میں خاصی دلچسپی کا اظہار کیا۔ طلبہ نے قرآن کریم انگریزی کی خواہش ظاہر کی جس پر ایک نسخہ اس کالج کی لائبریری کے لئے دیا گیا۔

مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب ٹیچیمن کے سیکنڈری سکول میں ہر ہفتہ اسلام کے کسی نہ کسی موضوع پر مسلم طلباء میں تقاریر کیں اور دیگر کالجوں اور سکولوں میں بھی لیکچر دینے کی انہیں توفیق ملی۔ بہت سے طلباء مشن ہاؤس آ کر ان سے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے۔ اکرہ میں یونیورسٹی کے کانووکیشن میں مولوی صاحب موصوف مدعو تھے وہاں آپ نے یونیورسٹی کے طلبہ اور پروفیسر صاحبان سے ملاقات کی اور تبادلہ خیالات کرنے کا موقع ملا۔

(باقی)

درخواستِ دعا

۲۷ مارچ کو میرے دوسرے بیٹے عزیزم شیخ جمیل احمد رشید آف واپڈا کو اچانک گردے کی شدید درد کا دورہ پڑا۔ عزیزم البرٹ وکٹر وارڈ میو ہسپتال میں زیرِ علاج ہے۔ ڈاکٹروں نے پتھری بتائی ہے۔

جماعت کے تمام بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو کامل صحت عطا فرمائے۔

نیز عزیز کے بچوں کی امتحانات میں کامیابی کے لئے بھی دعا کریں۔

بیگم شیخ مسعود احمد رشید گلگتی
۶۲۔ کیمنال بینک۔ ریلوے کالونی
لاہور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر انتقال فرما گئے؟؟

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

قائلین حیاتِ مسیحؑ کے تمام حلقوں میں یہ اطلاع نہایت رنج و افسوس سے سُنی جائے گی کہ ایک مشہور حنفی عالم جناب مولوی محمد حسن صاحب علمی کی تحقیق کے مطابق باقی انبیاء نے تو زمین میں وفات پائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہی انتقال فرما گئے۔ چنانچہ جناب علمی صاحب اپنے ایک اُردو مرثیہ میں فرماتے ہیں ؎

حضرتِ آدمؑ بنی نیچے زمیں کے چل بسے
نوحؑ کشتیبانِ عالم بھی یہاں سے چل بسے
یوسفؑ و یعقوبؑ، اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ و خلیلؑ
اور سلیمانؑ آسمانی مہر والے چل بسے
ہودؑ اور ادریسؑ و یونسؑ شیثؑ و ایوبؑ و شعیبؑ
دعوتِ اسلام کر کے گاڑ کے جھنڈے چل بسے
آسماں پر عیسیٰؑ اور داؤدؑ و موسیٰؑ خاک میں
لے کے توریتؑ و زبور انجیل حق سے چل بسے

("مجموعہ خطب علمی" صفحہ ۱۳ ناشر سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار۔ لاہور")

ٹوگولینڈ (افریقہ) میں مبلغین اسلام کی تبلیغی مساعی اور اسکے خوشکن نتائج

از احسان چوہدری سیالکوٹ منقول از روزنامہ مغربی پاکستان ۱۹ مارچ ۱۹۶۷ء

نوٹ :۔ مندرجہ ذیل مضمون میں جن مبلغین اسلام کا اور ان کی تبلیغی و تعلیمی مساعی کا ذکر ہے۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سے متعلق رکھتے ہیں۔

گذشتہ دنوں ہمیں پاک فوج کے ایک بہادر اور عظیم سپوت سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ آپ کا نام بریگیڈیر گلزار احمد صاحب ہے۔ موصوف اپنی فوجی زندگی کی مصروفیات سے کچھ وقت نکال کر ادب کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ آپ کے متعدد آرٹیکل مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔

جناب بریگیڈیر گلزار احمد صاحب ٹوگولینڈ کی آزادی کے موقع پر حکومت پاکستان کی طرف سے ہدیہ تہنیت لے کر ایک وفد کی صورت میں پاکستان کی نمائندگی کرنے ٹوگولینڈ تشریف لے گئے تھے۔ موصوف نے اپنے دورے کے دوران جو کچھ دیکھا اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ

جو ملازم مجھے گورنر ٹوگولینڈ کے ہاں دیا گیا اس نے مجھے نماز پڑھتے دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا جب میں نے کہا کہ سام تم نماز کو کیا جانو؟ تو اس نے مسکرا کر کہا کہ "سر ایم اے مسلم" کہ میں جناب مسلمان ہوں میں نے کہا کہ لیکن تمہارا نام تو سام یعنی عیسائی ہے۔ کہنے لگا۔
Sir all mango
back Take
Christian name

بریگیڈیر گلزار احمد صاحب نے کہا کہ دوسرے ملکوں میں ہم سن چکے ہیں کہ مشن سکولوں میں داخلہ لینے کے لئے عیسائی نام اختیار کرنا لازمی ہے لیکن اس سادہ سے افریقی نے بھی اس امر کی تائید کر دی۔

آپ نے کہا کہ اگر ان باتوں کو پیش نظر رکھ کر آج سے چالیس پچاس سال قبل کی افریقہ میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی جائے تو یہ سمجھ لینا دشوار نہ ہوگا۔ جبکہ مسلمانوں کا ایک بھی سکول وہاں موجود نہ تھا تو عیسائی سکولوں میں مسلمان بچوں کا داخلہ لینے کے لئے عیسائی نام اختیار کرنے کے علاوہ بپتسمہ لینا بھی ضروری ہوتا ہوگا۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ عیسائیت کا پڑھا لکھا طبقہ ترقی کر رہا تھا اور مسلمان اس دوڑ میں پیچھے تھے۔ آپ نے جب اس بات کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ۱۹۲۱ء میں ایک ہندوستانی مسلمان بزرگ مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے لیگوس نائیجیریا میں سب سے پہلا مسلمانوں کے بچوں کے لئے سکول جاری کیا اور اس کے دو سال بعد گولڈ کوسٹ میں ایک مسلمان بزرگ فضل الرحمٰن حکیم مرحوم نے ایک سکول جاری کیا اور یہ سکول نہ صرف کامیابی کے ساتھ چلائے گئے بلکہ گولڈ کوسٹ کے گورنر نے اس سکول کے دورہ کے وقت اپنی رائے کا اظہار تحریری طور پر یوں کیا۔

یہ سکول باقی تمام سکولوں کے لئے ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ کاش عیسائی بھی ایسا ہی کام کریں۔
(گورنر گولڈ کوسٹ)

اس کے بعد نائیجیریا اور غانا میں بھی مزید مسلمانوں نے سکول کھول دئے اور ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اور کچھ دیر بعد سیرالیون میں بھی مسلمان بچوں کی اسلامی طریق پر نشوونما کے لئے تعلیمی ادارے جاری ہو گئے۔ آپ نے کہا کہ مذکورہ سکول شروع سے لے کر آج تک خدا کے فضل و کرم سے صحیح رنگ میں اسلامی سکول کہلانے کے مستحق ہیں۔

مسلمانوں کے ان سکولوں کی کامیابی کی دلیل اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ جب نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج تفاوا بلیوا شمالی علاقہ سے اپنے خاندان کے ساتھ لیگوس میں تشریف لائے تو اپنے بچوں کو مسلمانوں کے سکول میں داخل کروایا اور سیرالیون میں آنریبل ایس۔ ایم مصطفیٰ صاحب نے بریگیڈیر گلزار احمد کے سامنے دل کھول کر سکولوں کے اساتذہ کرام اور کارکردگی کی خوب تعریف کی۔ آنریبل ایس ایم مصطفیٰ نے کہا کہ اگر مسلمان عیسائی لوگوں کے سامنے میدان عمل میں نہ آتے اور اسلام کی خدمت کے لئے دوسرے ذرائع کے علاوہ تعلیمی ادارے جاری نہ کرتے تو آج یہاں ایک بھی مسلمان نظر نہ آتا۔ کیونکہ عیسائی سکولوں میں داخلہ لینے کے لئے سب سے پہلے عیسائی نام رکھنا پڑتا تھا۔ اور داخلہ کے وقت بپتسمہ بھی لینا ضروری تھا۔

بریگیڈیر گلزار احمد نے آگے چل کر بتایا کہ ان سکولوں کی وجہ سے نہ صرف مسلمان عیسائی ہونے سے رُک گئے بلکہ مسلمانوں کے تعلیمی نظام سے متاثر ہو کر سینکڑوں عیسائی جو پہلے مسلمان تھے پھر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اس بات کا اعتراف نائیجیریا کے ایک کیتھولک اخبار "ہیرلڈ" نے یوں کیا ہے کہ

"عیسائی سکولوں کے طلباء اپنی تعلیم ختم کرنے کے بعد پچاس فیصدی کی نسبت سے اپنے مذہب کو خیرباد کہہ دیتے ہیں اور یہ افسوس کی بات ہے کہ ستر (۷۰) سال تک ہم نے جو کوششیں کیں ان کے باوجود عیسائیت یہاں اپنے قدم نہ جما سکی۔"

پرائمری اور مڈل سکولوں کے علاوہ اب خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کے سیکنڈری سکول بھی کھل چکے ہیں۔ غانا، سیرالیون اور نائیجیریا میں سیکنڈری سکولوں کی تعداد سات تک پہنچ چکی ہے اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ مذکورہ سکولوں کے علاوہ اور بھی مسلمان اس طرف توجہ دے رہے ہیں نائیجیریا میں کئی مسلمان اس طرف توجہ دے رہے ہیں نائیجیریا میں کئی مسلمان سوسائیٹیاں ایسی ہیں جو صرف تعلیمی امور کی طرف توجہ دے رہی ہیں۔!

مشرقی اور مغربی افریقہ میں مسلمانوں کے سکول جاری کرنے اور ان کو مستحکم بنیادوں پر کھڑا کرنے کا سہرا نیر صاحب مولانا حکیم صاحب مولانا نذیر احمد علی مولوی محمد صدیق امرتسری، مولوی نعیم الدین مولوی بشارت احمد بشیر اور مولوی نذیر احمد کے سر ہے۔ ان کے علاوہ ایک ہمارے بزرگ دوست جو ایک باا ثر اور کثیر الاشاعت ماہنامہ کے ایڈیٹر ہیں ان کو بھی بہت دخل ہے۔ جناب نسیم سیفی صاحب ایک کہنہ مشق صحافی اور نامور شاعر بھی ہیں۔!

بریگیڈیر گلزار احمد نے بتایا کہ "ٹوگولینڈ کی آزادی کی تقریب میں حصہ لینے والوں میں نائیجیریا کی یونیورسٹی کا ایک انگریز پروفیسر مسٹر ڈرروڈ بھی شامل تھا۔ دوران گفتگو پاکستان کے ذکر سے لباس کی بات چھڑ گئی۔ پروفیسر ڈرروڈ کہنے لگا سمجھ میں نہیں آتا کہ جونہی کوئی معاشرہ اسلام قبول کرتا ہے۔ اس کے افراد ستر ڈھانپنا کیوں شروع کر دیتے ہیں۔

پھر خود ہی تبلیغی مشنوں کا قصہ چھیڑ بیٹھا کہنے لگا کہ سالہا سال سے عیسائی مشن مغربی افریقہ میں لاکھوں پاؤنڈ خرچ کر رہے ہیں۔ لیکن ترقی اسلام کی ہو رہی ہے۔ اس کی اطلاعات کے مطابق نائیجیریا میں صرف ارواح پرست ہی نہیں بلکہ عیسائی بھی بہت بڑی تعداد میں مسلمان ہو رہے ہیں۔ خدا جانے مسلم مشنری لوگوں کے پاس کونسا جادو ہے جو ہر بار ان کا لیکچر سن لیتا ہے وہ بار بار خود خواہش رکھتا ہے۔ اور اگر عیسائیوں اور ارواح پرست لوگوں کی مسلمان ہونے کی رفتار یہی رہی تو چالیس پچاس سال کے بعد یہاں دیکھا بھی غیر مسلم نظر نہ آئے گا"!

مذکورہ مضمون پڑھ کر ہر مسلمان کو سوچنا چاہیئے کہ وہ کس غرض کے لئے دنیا میں بھیجا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسکے فرائض میں کونسی کوششیں بانی شامل کی ہیں۔!
"شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات"

زرعی ترقیاتی بنک سے قرض حاصل کرنے کی سہولت

حکومت پاکستان نے زمینداروں کو قرض کی سہولت دینے کے لئے مختلف شہروں میں زرعی بنک قائم کر رکھے ہیں۔ مگر ان کی شرائط اس قسم کی تھیں کہ عام طور پر صرف بڑے زمیندار ہی فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ مگر اب بنک کی انتظامیہ نے قرض کے حصول کو کچھ اس طرح آسان بنا دیا ہے کہ چھوٹے زمیندار بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ مثلاً

۱۔ پہلے ٹریکٹر خریدنے کے لئے قرض حاصل کرنے کی یہ شرط تھی کہ درخواست دہندہ ۱۰۰ ایکڑ کا مالک ہو۔ مگر اب یہ حد کم کر کے ۵۰ ایکڑ کر دی گئی ہے۔

۲۔ بیجوں اور کھاد وغیرہ کے لئے کم سے کم قرضہ کی حد ۵۰/- روپیہ کر دی گئی ہے قرض اچھی چیز نہیں — مگر بعض اوقات زمیندار محض سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنی زمین سے اپنی محنت کا پورا فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ایسے احباب ان سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر اپنا اہم قومی ضرورت پورا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

(ناظر زراعت)

ایوان محمود

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ) کی تعمیر قریب الاختتام ہے۔ خدام الاحمدیہ کو اس ہال کی تعمیر کی تحریک خود سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی تھی۔ نیز آپؓ نے اس کے لئے ایک ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ اپنی جیب سے ادا فرمایا تھا۔ اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی تعمیر ہال کے لئے ایک ہزار روپیہ کا ذاتی وعدہ پیش فرمایا ہے متعدد احباب جماعت نے سابق صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تحریک پر تعمیر ہال کے لئے ۳۱۳/- روپے یا اس سے زیادہ رقم پیش کر کے ہماری خصوصی امداد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے بہترین جزاء سے نوازے۔ آمین۔

جملہ معطی حضرات کے اسمائے گرامی بغرض دعا اطلاع قسط وار شائع کئے جا رہے ہیں۔ جن دوستوں کے وعدہ جات ابھی قابل ادا ہیں وہ جلد ادائیگی فرمائیں کیونکہ تعمیر کے آخری مراحل کیلئے ابھی رقم کی فوری ضرورت ہے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمبر شمار	نام و پتہ معطی حضرات	جگہ	رقم
۱	سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ربوہ	۱۰۰۰/-
۲	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ	"	۱۰۰۰/-
۳	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	"	۳۱۳/-
۴	مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب	"	۳۱۳/-
۵	" عبدالرب صاحب گول بازار	"	۳۱۳/-
۶	" چوہدری محمد اعظم صاحب مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول	"	۳۱۳/-
۷	" پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب	"	۳۱۳/-
۸	" نور الدین صاحب خوشنویس	"	۳۱۳/-
۹	" بشیر احمد صاحب شاہد غلہ منڈی	"	۳۱۳/-
۱۰	" مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری	"	۳۱۳/-
۱۱	" عبدالحمید صاحب اسلم	"	۳۱۳/-
۱۲	" ڈاکٹر محمد رمضان صاحب، دارالصدر غربی الف	"	۳۱۳/-
۱۳	" عبدالجلیل صاحب ایم اے بی ٹی۔ آئی۔ کالج	"	۳۱۳/-
۱۴	" مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار	"	۳۱۳/-
۱۵	" مجلس خدام الاحمدیہ باب الابواب	"	۳۱۴/-
۱۶	" حاجی محمد فاضل صاحب و اہلیہ محترمہ حاجی صاحبہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ	"	۳۱۳/-
۱۷	" مستری محمد دین صاحب ٹھیکیدار سنجانب مستری محمد رمضان صاحب مرحوم	"	۳۱۳/-
۱۸	" عبدالسمیع صاحب آف کویت دارالرحمت از طرف خود و افراد خاندان	"	۳۱۳/-
۱۹	محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت بابو عبدالواحد صاحب ٹھیکیدار مرحوم منجانب بابو عبدالواحد صاحب	"	۳۱۳/-
۲۰	مکرم بابو محمد عبداللہ صاحب سابق ناظر بیت المال معہ اہلیہ صاحبہ مرحومہ		۳۱۳/-
۲۱	صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب	"	۳۱۳/-
۲۲	مکرم عبدالقادر صاحب انجینئر	"	۳۱۳/-
۲۳	" محمود احمد صاحب علی	جھنگ صدر	۳۱۳/-
۲۴	" شیخ حمید اللہ صاحب علی بی۔ ایس۔ سی	"	۳۱۳/-
۲۵	" چوہدری محمد مختار صاحب اوورسیر	جھنگ	۳۱۳/-
۲۶	" محمد یوسف صاحب۔ محمد حسن۔ محمد شفیع صاحبان	"	۳۱۳/-
۲۷	" مکرم چوہدری شاد احمد صاحب ابن عبدالحمید صاحب	"	۳۱۳/-

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں دل کے عارضہ کے باعث بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل ہوں بزرگان سلسلہ سے مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد صادق برادر مولوی غلام باری صاحب سیف ربوہ)

۲۔ میرے ابا جان چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ چھ سات یوم سے سخت بیمار ہیں ان کا Appendix کا اپریشن ہوا ہے۔ تمام بھائیوں بہنوں سے درخواست دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ کامل صحت عطا کرے۔

(سعیدہ خورشید دختر چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

۳۔ خاکسار کا لڑکا عزیز طاہر شمیم اپنے کاروبار کے سلسلے میں مغربی ممالک کے دورہ پر گیا ہے بخیریت پہنچنے اور بامراد واپسی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

جزاہم اللہ احسن الجزاء (شیخ عبدالحمید ۲۵ جدید۔ ٹمپل روڈ۔ لاہور)

۴۔ میرے ابا جان حافظ عبدالحکیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دادو عرصہ دراز سے بعارضہ شوگر بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار شیخ عبدالباسط قائد خدام الاحمدیہ دادو سندھ)

۵۔ میرے بڑے لڑکے منظور الہیٰ نے ایک انٹرویو دیا ہوا ہے۔ عزیز کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (۲) میرا چھوٹا لڑکا ٹانگوں کے فالج کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔ عزیز کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (اکرم الہیٰ کلرک۔ گوجرانوالہ)

۶۔ میں عرصہ سے بیمار رہتا ہوں۔ احباب سے درخواست دعا ہے

(حکیم عبدالرحیم کیمسٹ مین بازار کوہاٹ)

۷۔ خاکسار کی صحت ناساز رہتی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے

(افضل دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیانوالہ ضلع سیالکوٹ)

۸۔ خاکسار کی محترمہ والدہ صاحبہ اہلیہ حافظ عبدالکریم خان صاحب گزشتہ کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ تاج بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبدالمنان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب اور ان کا چھوٹا بچہ عزیز منور احمد بھی بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (عبدالستار خان متعلم جامعہ احمدیہ سابق خوشاب)

۹۔ میں پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے اکنامکس فائنل ایئر کا طالب علم ہوں۔ امسال جون میں یونیورسٹی کے فائنل امتحان میں شریک ہو رہا ہوں۔ احباب جماعت اور سلسلہ کے بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ارشاد پراچہ ابن شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ لاہور)

دعائے نعم البدل خاکسار کی والدہ ۲۶ مارچ ۶۷ء کو وفات پا گئی۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور بہتر نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔ نذیر احمد خادم۔ سی۔ ٹی سٹوڈنٹ

(گورنمنٹ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

میرے نانا میاں امام دین صاحب آف کوٹ کپورہ حال گولبازار ربوہ مورخہ ۲۱ مارچ بوقت ساڑھے تین بجے شام تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دن نماز عشاء کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ موصی تھے چنانچہ بہشتی مقبرہ میں ان کو دفن کیا گیا۔ نانا جان مرحوم ۱۹۲۵ء میں باوجود شدید مخالفت کے حضرت حاجی محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ ماسٹر کوٹ کپورہ کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ حاجی صاحب سے انہوں نے قرآن مجید پڑھا۔ اسی طرح دیگر مسائل بھی حاجی صاحب سے ہی سیکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے دونوں بزرگ اکٹھے جایا کرتے تھے۔ حضرت صاحب بہت ہی شفقت کا اظہار فرماتے تھے۔ نانا جی اور حاجی صاحب کا آپس میں بھائیوں سے بڑھکر پیار تھا۔ مکرم حاجی صاحب ۴ ماہ قبل وفات پا چکے ہیں۔ نانا جی چار ماہ کی جدائی کے بعد ان کے پاس پہنچ گئے۔ اپنے پیچھے تین لڑکے تین لڑکیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں چھوڑ گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم دونوں بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمود احمد گولبازار ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۶۹۸

میں عائشہ بی بی زوجہ محمد الدین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۲ - ج - ب ڈاکخانہ سرشمیر روڈ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے جو ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مہر ۲۵-۳۲۲ روپے بذمہ خاوند ہیں۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی پونے دو تولے قیمتی ۲۲۰/- روپے کل قیمت اندازاً ۲۵-۲۵۳ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ وشرط اول ۵/- روپے۔

الامتہ: نشان انگوٹھا۔ عائشہ بی بی چک ۸۲ سرشمیر روڈ ضلع لائل پور۔

گواہ شد۔ عبدالرحمن خادیانی موصی ۱۲۱۸۴ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۸۲ سرشمیر روڈ۔

گواہ شد۔ محمد الدین خاوند موصیہ بقلم خود

مسل نمبر ۱۸۶۹۹

اختر حسین خان صاحب ولد منظور حسین خان صاحب قوم بلوچ پیشہ ٹیچر عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۶ شمالی ڈاکخانہ چک ۳۶ شمالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ر نومبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۲۶۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۲/- روپے۔

العبد: اختر حسین خان

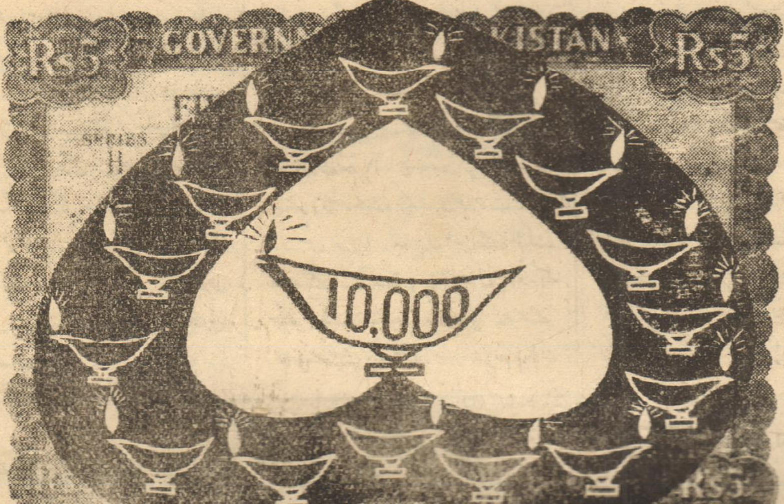

دیکھئے اب کی بار

خوشی کے چراغ کہاں کہاں جلیں گے؟

۵ روپے والے انعامی بونڈ پر انعام جیتنے والے ہزاروں گھروں میں ہر دو مہینے خوشی کے چراغ جلتے ہیں۔ ہوسکتا ہے اس بار یہ خوشی آپ کے گھر پہنچ جائے
۱۵ر مئی کی قرعہ اندازی میں شریک ہونے کے لئے اپنے بونڈ
۱۵ر اپریل سے پہلے خرید لیجئے۔
سال بھر میں ہر سلسلے کے ہر بونڈ پر ۱۰،۰۰۰ سے ۵۰ روپے تک کے نقد انعامات حاصل کرنے کے ۱۹۳۲ مواقع ہوتے ہیں۔

بچت کیجئے

انعامی بونڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کیلئے
منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔

بیگم لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر اللہ محسن خان صاحب فرماتی ہیں:-
شفاخانہ رفیق حیات کا تیار کردہ

نورانی کاجل!

ہم اپنے گھر میں استعمال کرتے ہیں آنکھوں کو ہلکا اور صاف ستھرا رکھتا ہے نورانی کاجل بچوں کیلئے بھی مفید پایا۔ ایک ڈبی شیشی اور بھجوادیں نورانی کاجل ربوہ میں افضل زاویہ گول بازار اور کوئٹہ حکیم محمد حسین صاحب ظفر دواخانہ شارع میاقتہ کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال سے مل سکتا ہے۔

مینیجر شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

کامیاب وہی ہوگا جو حرام خوری کو چھوڑ دے گا

اور حلال اور طیب رزق حاصل کرنے کی کوشش کرے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت کُلُوا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا (آیت ۵۲) اور اس سے اگلی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دنیا میں لوگ عام طور پر پوچھا کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالےٰ سے کس طرح محبت کریں۔ نیکیوں میں کس طرح ترقی کریں۔ گناہوں اور مختلف قسم کی بدیوں سے کس طرح بچیں۔ اپنے مقاصد میں کامیابی کس طرح حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ ان سب سوالات کا یہ جواب دیتا ہے کہ کُلُوا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ عمل صالح تم سے صادر ہوں تو تم حلال اور طیب چیزیں استعمال کرو اگر تم حرام خوری کروگے تو تم میں دھوکا بھی ہوگا۔ فریب بھی ہوگا۔ دغا بازی بھی ہوگی۔ لالچ بھی ہوگا۔ معاملات میں خرابی بھی ہوگی۔ اس کے بعد یہ امید رکھنا کہ تم نیکیوں میں ترقی کرنے لگ جاؤگے اور خدا تعالیٰ کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی محض ایک خام خیال ہے۔ تمہیں دو میں سے ایک چیز بہرحال چھوڑنی پڑے گی یا تو اعمال صالح چھوڑنے پڑیں گے اور یا حرام خوری چھوڑنی پڑے گی۔ جو شخص ان دونوں کو اکٹھا کرنا چاہے گا وہ ہمیشہ ناکام ہوگا۔ کامیاب وہی ہوگا جو حرام خوری کو چھوڑ دے اور حلال اور طیب رزق حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

پھر فرماتا ہے وَاِنَّ ھٰذِہٖۤ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّاَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّقُوْنِ۔ یعنی دیکھو یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس مجھے ہلاکت سے بچنے کے لئے اپنی ڈھال بنالو۔ اس جگہ اُمّت سے مراد انبیاء کے ماننے والے نہیں بلکہ خود انبیاء مراد ہیں اور اللہ تعالےٰ نے اُمَّۃً وَّاحِدَۃً کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ تمام انبیاء کی تعلیموں پر غور کرکے دیکھ لو سب کے حالات آپس میں ملتے جلتے ہیں اور ان کے دعوے بھی ملتے جلتے ہیں جس طرح نوحؑ نے توحید کا مسئلہ پیش کیا تھا اسی طرح نوحؑ کے بعد جس قدر نبی آئے انہوں نے بھی یہی تعلیم دی کہ خدا ایک ہے اس کے بعد پھر اور رسول آئے اور وہ بھی یہی تعلیم دیتے رہے اور جو منکر تھے وہ ہلاک ہوتے رہے۔ پھر موسیٰؑ اور ہارونؑ آئے اور انہوں نے بھی ایسی ہی تعلیم دی۔ پھر مریم کے بیٹے مسیحؑ آئے اور ان کو بھی خدا تعالےٰ نے دنیا کے لئے ایک نشان قرار دیا اور دشمنوں سے بچاکر ایک محفوظ جگہ پہنچا دیا۔ پس معلوم ہوا کہ توحید باری تعالےٰ مذہب کا اعلیٰ جزو ہے۔ اور سب نبی اسی کی تعلیم دیتے رہے ہیں اور یہ تعلیم دینے والے لوگ ہمیشہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے ہیں۔ پھر مسیح کے بعد جو اُن کی امت نے یہ بیٹے کا مسئلہ نکالا ہے یہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے! اس کے بعد اللہ تعالےٰ اس اختلاف کی وجہ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَھُمْ بَیْنَھُمْ زُبُرًا یعنی اس اختلاف کی اصل وجہ یہ ہے کہ جب نبی وفات پا گئے اور ان کی تعلیم پر ایک لمبا زمانہ گزر گیا تو ان کے ماننے والوں نے ہی غفلت میں مبتلا ہو کر ان کی تعلیم کو کوئی اور شکل دے دی اور نئے نئے مذہب بن گئے۔ اور چونکہ ہر ایک مذہب میں تھوڑی تھوڑی سچائیاں موجود ہیں ان کے ماننے والے ان سچائیوں کو پیش کرکے خوش ہیں کہ دیکھو ہم سچے ہیں۔ حالانکہ اگر سچے مذہب کے انہوں نے ٹکڑے کئے تو ضرور تھا کہ ان میں سچائی بھی ہو۔ پس اس سچائی کا وجود ان کے سچا ہونے کی علامت نہیں سچا وہ ہے جس کے پاس کامل تعلیم ہو۔"

(تفسیر کبیر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی۔ نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ بھارت کی بائیں بازو کی کمیونسٹ پارٹی نے بھارتی حکومت کو تجویز پیش کی ہے کہ وہ پاکستان سے کشمیر اور چین سے سرحدی تنازعہ کا تصفیہ کرے۔ اور جو اربوں روپیہ جنگی اخراجات پر خرچ کیا جا رہا ہے اس کو عوام کی بہبود اور موجودہ اقتصادی بحران پر قابو پانے کے لئے مخصوص کرے۔ پارٹی نے اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ کانگریس کی غلط پالیسیوں کے نتیجہ میں چین اور پاکستان سے بھارت کے تعلقات خراب ہوئے ہیں اور انہی پالیسیوں کی وجہ سے آج ملک غذائی اور اقتصادی بحران میں مبتلا ہے۔

پارٹی کے پانچ روزہ اجلاس کلکتہ میں منعقد ہوا۔ اور اس میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔ ان قراردادوں میں اگرچہ کشمیر پنجاب اور لداخ کے متنازعہ علاقوں کا براہ راست ذکر نہیں کیا گیا لیکن اس بات کو بار بار دہرایا گیا کہ دونوں ملکوں سے جو بنیادی جھگڑے ہیں ان کا حقیقت پسندی سے جائزہ لیا جائے اور افہام و تفہیم سے انہیں حل کر لیا جائے۔

عدن۔ ۱۱ اپریل۔ آسلام کی حکومت نے گذشتہ روز عدن حریت پسندوں کی بغاوت کچلنے اور ان کے رہنماؤں کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنے کے لئے انعامات کا اعلان کیا ہے باغی رہنما لال ڈنگا اور نیرو کے سر کے لئے ۵۰۰ پونڈ انعام کا اعلان کیا گیا ہے اس کے علاوہ کسی مسلح عدن حریت پسند کو گرفتار کرنے والے کو ۲۰۰ پونڈ انعام دیئے جائیں گے۔

۔ ڈیٹرائٹ ۱۲ اپریل امریکی ادارہ سراغ رسانی کی پولیس کو ایک ایسے شخص کی تلاش کر رہی ہے جس نے اپنا نام بتائے بغیر ٹیلی فون پر دھمکی دی کہ وہ واشنگٹن میں صدر جانسن پر بم سے حملہ کرے گا۔ اور انہیں ہلاک کر دے گا۔ ایک اور شخص نے جس کی ابھی تک شناخت نہیں ہو سکی پولیس کو ٹیلی فون پر تجویز پیش کی کہ وہ لیبر رنگ کی ہر اس کار کو بلا تاخیر سے چیک کرے جس کا رنگ ... صدر جانسن کو بم سے اڑانے کے لئے واشنگٹن روانہ ہونے والا ہے۔

۔ نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ کانگریس کے پارلیمانی بورڈ نے کل صدر کے عہدہ کے لئے ڈاکٹر ذاکر حسین اور نائب صدر کے لئے مسٹر گری کو نامزد کیا ہے۔ یہ فیصلہ کل بورڈ کے اجلاس میں کیا گیا۔ حکمران جماعت کانگریس کے صدر مسٹر کامراج نے ... کے بعد بتایا کہ نامزدگی کے بارے بورڈ کا فیصلہ آخری ہے اور اس میں کسی رد و بدل کا امکان نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اندرا گاندھی کو اختیار دیا گیا ہے کہ بورڈ کے فیصلہ سے مخالف پارٹیوں کو مطلع کریں۔

سوئٹزرلینڈ میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

اسلامی ممالک کے سفیروں اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی شرکت

مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مطلع فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۱ مارچ کو مسجد محمود زیورک میں عید الفطر کی تقریب بڑے اہتمام سے منائی گئی نماز عید کے بعد محترم باجوہ صاحب نے عید الاضحیٰ کی اہمیت پر خطبہ دیا۔ عید کی تقریب میں پاکستان ترکی اور مصر کے سفرائے کرام نیز تونس اور الجیریا کے سفارت خانوں کے سیکرٹری صاحبان اور دوسرے سفارتی نمائندوں نے شرکت کی۔ نیز ان متعدد ممالک کے مسلمان احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ سوئس ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے عید کی تقریب کا ریکارڈ تیار کیا۔